قارئین بنام مدیر

افکار و تاثرات

- اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام کی ٹھیکیدار کب سے؟
محمد طیب اسعدی کراچی۔
- میز اور کرسی پر کھانا کھانے سے متعلق ایک علمی تحقیق / مولانا محمد علی حقانی۔
- دیار مغرب کے انداز نرالے ہیں۔
محمد اسلم رانا لاہور

اسلامی نظریاتی کونسل: اسلام کی ٹھیکیدار کب سے

۲۸ جولائی ۱۹۹۴ء۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وفاقی وزیر قانون جناب سید اقبال حیدر کا سینٹ میں ارشاد فرمودہ بیان شائع ہوا ہے کہ فتویٰ دینے کا اختیار اسلامی نظریاتی کونسل یا کسی اور ذمہ دار ادارہ کو دیا جائے۔ انہوں نے کہا اسلام کے ٹھیکیداروں نے اسلام کی تشریح اور فتویٰ دینے کا اختیار خود ہی لے رکھا ہے۔" (روزنامہ جنگ کراچی) جواباً گزارش ہے کہ

ا۔ مفتی وہی ہے جو جواب دیتے وقت اپنے دل میں خوف خدا کا پورا احساس رکھتا ہو، اور جو جواب دے خوب دیکھ بھال کر، تاکہ اس کی اپنی دانست میں کوئی غلطی باقی نہ رہ جائے۔

(مقدمہ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص ۷۸)

۲۔ مفتی اس حدیث کو ہر وقت پیش نظر رکھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص میرے خلاف وہ بات کہے جو میں نے کہی نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔

(سنن ابو داؤد)

۳۔ حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ جس سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے اسے چاہیئے کہ جواب سے پہلے اپنے آپ کو جنت و دوزخ پر پیش کرے اور سوچ لے کہ آخرت میں اسے چھٹکارا کیونکر حاصل ہوگا

۴۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ جس نے اپنے کو فتویٰ کے لیے پیش کر دیا اس نے ایک امر عظیم کو اٹھا لیا، جب تک ضرورت مجبور نہ کر دے اس منصب پر فائز ہونے کی جرأت نہ کرے۔

۵۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ یہ بھی فرماتے ہیں کہ مسند افتاء پر وہی بیٹھنے کی جرات کرے جو وجوہِ قرآن، اسانید صحیحہ اور سنن نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پورے طور پر واقف ہو۔

۶۔ ایک مرتبہ امام احمدؒ نے فرمایا کہ فتویٰ دینا جائز نہیں ہے مگر اس شخص کو جو کتاب وسنت کا عالم ہو۔ (اعلام الموقعین ص ۲۵۲ ج ۲)

۷۔ ابن ہمامؒ فرماتے ہیں کہ اصولیین کے رائے طے پا چکی ہے کہ مفتی وہی ہے جو مجتہد ہو۔ باقی وہ غیر مجتہد شخص جو مجتہد کے اقوال یاد رکھتا ہے مفتی نہیں ہے۔ (رد المحتار ص ۴۶ ج ۱)

۸۔ ایسا ماہر فتویٰ دے سکتا ہے جس نے لائق وفائق اور اہل علم سے اخذ علم کیا ہو اور اسے خود اس فن میں مہارت تامہ اور ملکہ راسخہ اس طرح حاصل ہو چکا ہو کہ وہ صحیح کو غیر صحیح سے متمیز کر سکے اور مسائل اور اس کے متعلقات سے قابل اعتماد طور پر واقف ہو، البتہ یہ ایسا شخص ہے جو لوگوں کو فتویٰ دے سکتا ہے اور اس لائق ہے کہ یہ بندوں اور خدا کے درمیان واسطہ بن سکے۔ (عقود رسم المفتی ص ۵)

۹۔ مفتی کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ کسی ماہر استاذ کا تربیت یافتہ ہو اور قواعد شرع کی صحیح معرفت رکھتا ہو۔ آج کل کے دور میں یہ ادنیٰ شرط ہے۔ (ایضاً ص ۴)

۱۰۔ مفتی کے لیے عرف زمانہ کی معرفت اور اپنے دور کے لوگوں کے احوال سے واقفیت ہو۔ (ایضاً)

۱۱۔ کسی قابل اعتماد ماہر فقیہ ومفتی کے پاس رہ کر اس نے فتویٰ نویسی کا سلیقہ باضابطہ سیکھا ہو۔ (ایضاً)

اسی لیے بہت سے مسائل کا جواب اہل زمانہ کی عادات کے لحاظ سے دیا جاتا ہے۔ جن میں شریعت کی مخالفت کا شائبہ نہ ہو۔ جیسا کہ حضرت امام محمدؒ رنگریزوں سے ان کے فن کے احوال معلوم کرتے تھے، تاکہ فتویٰ دینے میں آسانی ہو۔

۱۲۔ مفتی کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اس سے غلطیاں بہت کم ہوتی ہوں۔ ورنہ وہ لائق افتاء نہیں ہے۔ (ایضاً ص ۲۲)

اسی طرح اور بے شمار شرائط مفتی کے لیے ہیں۔ ہمارے محترم وزیر کو چاہیئے کہ وہ ان شرائط کا بغور مطالعہ کریں اور نظریاتی کونسل جو آپ کی نظر میں "اسلامی" ہے میں کتنے رکن فتویٰ دینے کے اہل ہیں اللہ کے فضل سے سب ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں۔

کیا اس کونسل کے اراکین بشمول چیئرمین، کسی میں نیتِ صالح قرآن وحدیث کا علم، حلم ووقار، مسائل میں بصیرت اور ان میں ثابت قدمی کی شان بقدر ضرورت ذرائع معاش، لوگوں کے احوال کی معرفت بلند کرداری، عفتِ مآب، کامل العقل، بردبار، نرم خو، دیندار، عاقل وفہیم، دوراندیش، بیدار مغز